Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیهِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL. RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ۱۶ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش ۱۶ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۳۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔
احباب حضور کی صحت وسلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۵ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کھانسی کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے اور آپ بہت کمزوری محسوس فرماتی ہیں۔
احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

میری نواسی عزیزہ فریدہ یاسمین سلمہا بنت ایئر کموڈور منصور احمد شاہ صاحب (ستارۂ قائداعظم) کا نکاح مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے کیپٹن غیاث ناصر صاحب ابن آغا نصیر احمد خان صاحب سے مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر بروز جمعہ ۴ فروری کو ایئر کموڈور منصور احمد شاہ صاحب کی قیام گاہ پر پڑھا۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین
(بیگم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم
دارالصدر ربوہ)

ایم۔ ایس۔ سی پاس کرنیوالے متوجہ ہوں

ایسے ایم۔ ایس۔ سی پاس نوجوان جنہیں خدمتِ دین کا شوق ہو۔ اپنے کوائف سے مطلع فرمائیں۔ مغربی افریقہ میں نئے احمدیہ سکولوں کے لئے ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ اگر بی ایڈ ہوں یا تدریسی تجربہ رکھتے ہوں تو زیادہ مفید ثابت ہوں گے۔
سیکرٹری
مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا آفتاب ہمیشہ چمکتا ہے

آپ کی اتباع اور نقشِ قدم پر چلے بغیر کوئی روحانی فیض حاصل نہیں ہو سکتا

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا آفتاب ہمیشہ چمکتا ہے اور سعادت مندوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہُ۔ یعنی انکو کہدو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ تو میری اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ آپ کی سچی اطاعت اور اتباع انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہوتی ہے۔" (الحکم ۲۱ رمئی ۱۹۰۳ء)

"سعادتِ عظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے۔ جیسا کہ اس آیت میں صاف فرما دیا۔ قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہُ۔ یعنی آؤ میری پیروی کرو تا کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

"میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اُسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے۔ میں ایک ذرّہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ آپ کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور نقشِ قدم پہ چلنے کے بغیر انسان کوئی رُوحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء)

---

۲۰ فروری کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کی یاد میں جلسے کئے جائیں

تمام جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسبِ سابق ۲۰ فروری کو جماعتیں اپنے اپنے ہاں اہتمام کیساتھ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارے میں جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
(ناظر اصلاح وارشاد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۶ر تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معرکہ حق و باطل سے متعلق ایک خدائی سُنّت

اللہ تعالیٰ کی سُنّت کے بموجب جو قدیم سے چلی آرہی ہے آخری اور قائم رہنے والی فتح ہمیشہ حق کو ہی حاصل ہوتی ہے البتہ یہ فتح یکدم منصۂ شہود پر نہیں آتی۔ درمیان میں ایسے دَور بھی آتے ہیں جن میں حق، باطل سے مغلوب ہوتا نظر آتا ہے۔ اِن درمیانی وقفوں میں بظاہر محسوس یہی ہوتا ہے کہ باطل کا پلّہ بھاری ہے اور گویا اس نے میدان مار لیا ہے۔ لیکن یہ حالت اگر طول بھی پکڑ جائے تو بھی بہرحال عارضی ہوتی ہے اور بالآخر حق ہی غالب آکر رہتا ہے۔ جب حق کے غلبہ کا وقت آتا ہے تو باطل یکسر مٹ کر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حق کے بہرحال غالب آنے کا ذکر کرتے ہوئے قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:۔

(۱) وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ط (الشوریٰ آیت ۲۵)

اور اللہ ہمیشہ باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے نشانوں کے ذریعہ قائم کر دیتا ہے۔

(۲) بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ فَاِذَا ھُوَ زَاھِقٌ ط (الانبیاء آیت ۱۹)

ہم حق کو باطل پر اُٹھا مارتے ہیں اور وہ اس کا سر توڑ کر رکھ دیتا ہے اور پھر باطل کو بھاگتے ہی بن پڑتی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ باطل کو سیلاب کے پانی میں اُٹھنے والی جھاگ سے اور حق کو موتیوں یا قیمتی دھات سے تشبیہہ دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

(۳) کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ط فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْھَبُ جُفَآءً ج وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ط (الرعد آیت ۱۸)

اسی طرح اللہ حق اور باطل کے فرق کو بیان کرتا ہے پھر جھاگ تو پھینکا جا کر تباہ ہو جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔

باطل کو درمیانی عرصہ میں عارضی غلبہ حاصل ہونے میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے اور وہ یہی ہے کہ اگر حق کے ساتھ باطل کی کوئی کھوٹ مِلی ہو تو ابتلاء اور آزمائش کے وقت وہ کھوٹ دُور ہو جائے اور حق پہلے سے اور زیادہ طاقتور ہو کر باطل کے ساتھ آخری اور فیصلہ کن نبرد آزمائی کے لئے تیار ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باطل کی طرف سے مخالفت کے زور پکڑنے اور بظاہر حق پر اُس کے عارضی طور پر غالب آنے کی حکمت کو ایک بڑی ہی لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حق اپنے زور اور قوت سے چلتا ہے اور اس کے ساتھ باطل بھی ضرور چلتا ہے۔ لیکن باطل اپنی قوت اور طاقت سے نہیں چلتا بلکہ حق کے پرتو سے چلتا ہے کیونکہ حق چاہتا ہے کہ ساتھ ساتھ کچھ باطل بھی چلے تاکہ تمیز ہو۔ کاذبوں اور منکروں کے وجود سے بہت سی تحریکیں ہو جاتی ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دِن ہی سارا مکہ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہہ کر ساتھ ہو لیتا تو پھر قرآن شریف کا نزول اُسی دن بند ہو جاتا اور وہ اتنی بڑی کتاب نہ ہوتی۔ جس جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اُسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے۔ زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اُسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ یہ ایک قدرتی نظارہ ہے کہ حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اُسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم ص ۳۱)

آجکل پاکستان پر بھی قومی لحاظ سے جیٹھ ہاڑ کا زمانہ ہے اور وہ ایک شدید ابتلاء اور آزمائش کے دَور میں سے گزر رہا ہے۔ باطل زوروں پر ہے اور حق بظاہر مغلوب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدیم سُنّت کے مطابق باطل کا یہ غلبہ محض عارضی ہے اور حق بہرحال غالب آکر رہے گا۔ وہ وقت آئے گا اور ضرور آئے گا کہ جب بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ فَاِذَا ھُوَ زَاھِقٌ کا خدائی وعدہ پورا ہوگا اور باطل کا نام و نشان مٹ کر رہ جائے گا۔ البتہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم توبہ و استغفار اور دعاؤں کے ذریعہ نیز حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی کے ذریعہ اور کامل اتحاد و اتفاق کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو جذب کرنے والے بنیں اور اپنی قوت اور طاقت کو تیز کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ جس قدر زیادہ ہم اپنے اعمال و کردار میں تبدیلی لاکر اپنے فرائض کو ادا کر دکھائیں گے، اسی قدر تیزی سے خدا تعالیٰ جیٹھ ہاڑ کی کیفیت کو دُور کر کے ساون کی رُت لے آئے گا اور ہمیں اپنے فضل سے مظفر و منصور کر کے دنیا پر آشکار کر دکھائیگا کہ باطل فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْھَبُ جُفَآءً کے مطابق مٹ کر رہتا ہے اور حق وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ کے مطابق بہرحال غالب آکر رہتا ہے۔

قومی ترقی کے گُر

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو بعض نصائح فرمائیں۔ وہ نصائح اتنی بیش قیمت ہیں کہ اگر پوری کی پوری قوم ان پر عمل پیرا ہو جائے تو وہ دنیا میں ترقی کر کے سربلندی اور سرفرازی حاصل کر سکتی ہے۔ وہ حدیث جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نصائح پر مشتمل ہے یہ ہے:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَرْضٰی لَکُمْ ثَلَاثًا وَیَکْرَہُ لَکُمْ ثَلَاثًا۔ فَیَرْضٰی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ وَیَکْرَہُ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ، وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ۔ (مسلم کتاب الاقضیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین باتیں ناپسند کرتا ہے۔

اُسے پسند ہے کہ:۔

(۱) تم اُس کی عبادت کرو اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

(۲) اور سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

(۳) اتحاد و اتفاق سے رہو اور تفرقہ بازی اختیار نہ کرو۔

اور اُسے ناپسند ہے کہ:۔

(۱) قیل و قال یعنی حجّت بازی۔

(۲) کثرتِ سوال۔

(۳) مال ضائع کرنا۔

اِس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی تین باتیں اختیار کرنے اور آخری تین باتوں سے بچنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور جن باتوں سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو ان سے بڑھ کر کامیابی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ چھ باتیں ایسی ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے پوری کی پوری قوم کی قسمت سنور سکتی ہے اور وہ تائید و نصرتِ الٰہی کے ماتحت مشکلات و مصائب پر قابو پا کر اپنے مقصد میں کامیاب و فائز المرام ہو سکتی ہے۔ عبادتِ الٰہی میں شغف، اعتصام بحبل اللہ اور باہمی اتحاد و اتفاق نیز اسی طرح لایعنی حجّت بازی، کثرتِ سوال اور ضیاعِ اموال سے کلّی اجتناب، یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ جن پر کمال تعہد کے ساتھ ۴

۴ عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں قومی کردار بنتا اور پوری کی پوری قوم میں قوت و طاقت اور مضبوطی و استحکام پیدا ہوتا ہے اور پھر ان پر عمل پیرا ہونے کیوجہ سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہونے سے قوم تائید و نصرتِ الٰہی کی مورد بنتی ہے جو کامیابی کا حتمی اور یقینی ذریعہ ہے۔ آج سب سے زیادہ ہم اہلِ پاکستان کو ان نصائح پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔

حکمرانی کا ایک زرّیں اصول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک حدیث میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حکمرانی کے ایک نہایت ہی زریں اصول پر روشنی ڈالی ہے اور وہ یہ کہ وزراء اور حکام ایسے مقرر کئے جائیں جو سچے خیرخواہ ہوں تاکہ نظامِ حکومت صحیح خطوط پر چلتا رہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِالْاَمِیْرِ خَیْرًا جَعَلَ لَہٗ وَزِیْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِیَ ذَکَّرَہٗ وَاِنْ ذَکَرَ اَعَانَہٗ۔ وَاِذَا اَرَادَ بِہٖ غَیْرَ ذٰلِکَ جَعَلَ لَہٗ وَزِیْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِیَ لَمْ یُذَکِّرْہُ وَاِنْ ذَکَرَ لَمْ یُعِنْہُ

(ابوداؤد کتاب الخراج)

اللہ تعالیٰ جب کسی حاکم کی بہتری چاہتا ہے تو اُسے سچا خیرخواہ وزیر عطا فرماتا ہے، اگر وہ حاکم کوئی بات بھول جائے تو وہ وزیر اُسے یاد دلا دیتا ہے، اور اگر اُسے وہ کام یاد ہو تو اُس کام میں اُس کی مدد کرتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کی بہتری نہ چاہے تو اُسے بُرا وزیر نصیب کرتا ہے۔ اگر وہ حاکم کوئی بات بھول جائے تو وہ وزیر اُسے یاد نہیں کراتا اور اگر اُسے پہلے سے ہی یاد ہو تو اس میں اس کی صحیح مدد نہیں کرتا۔

پس صحیح خطوط پر حکومت چلانے کا ایک گُر یہ ہے کہ وزراء، مشیر اور دیگر عمّالِ حکومت ایسے لوگوں کو مقرر کیا جائے جو بہت سمجھ دار، زیرک، معاملہ فہم اور ہر لحاظ سے اپنے کام کے اہل ہوں اور پھر ہوں بھی پورے وفادار اور سچے بہی خواہ۔ جس حکومت کو ایسے اہلکار میسّر ہوں وہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جاتی ہے اور جسے ایسے اہلکاروں کی خدمات حاصل نہ ہوں اس کا دن بدن کمزور سے کمزور تر ہونا یقینی ہوتا ہے۔ پس وزیروں، حکام اور تمام دیگر عمّالِ حکومت کا اہل، وفادار اور سچا خیرخواہ ہونا از بس ضروری ہے۔ اسکے بغیر کوئی حکومت بھی اپنے مفوّضہ فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی روح پرور خطاب

اگر تم قرآن کریم کی حسین اور منور شریعت پر عمل پیرا ہوگے تو اللہ تعالیٰ تم پر آسمانوں سے برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھولیگا

(فرمودہ ۱۷ اخاء ۱۳۵۰ ہش بمطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(۲)

قرآن کریم اور خدائی انعامات

غرض قرآن کریم نے فرمایا

کہ اگر تم "بایدی سفرۃ کرام بررۃ" کے گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہو اور اس میں شامل ہونے کی کوشش کروگے تو تمہیں بڑا انعام ملے گا اور انعام یہ ملے گا کہ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ
وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ
اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۔

(الطارق: ۱۲ تا ۱۴)

یعنی قرآن کریم ایک قائم رہنے والی مکمل اور حسین تر اور منور تر شریعت ہے جس وقت تم اس پر عمل کروگے اور اس کو دنیا میں پھیلاؤگے تو فرمایا۔

والسماء ذات الرجع

اللہ تعالیٰ تم پر بار بار آسمانوں سے برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھولے گا اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ تم اُن رحمتوں اور برکتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤگے۔ تمہاری روح اور تمہارا دل کھل اُٹھے گا۔ جس طرح بادلوں سے پانی برستا ہے اور زمین پر تروتازگی کے آثار پیدا کر دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمانوں سے نازل ہوگی۔ البتہ کبھی وہ وحی کے ذریعہ سے نازل ہوگی۔ کبھی وہ الہام کے ذریعہ سے نازل ہوگی۔ کبھی وہ کشوف کے ذریعہ سے نازل ہوگی۔ کبھی وہ رویائے صالحہ کے ذریعہ سے نازل ہوگی۔ کبھی وہ فرشتوں کے نزول کے ساتھ آئیگی اور کبھی وہ کسی اور طریق سے آئے گی۔ کیونکہ

"کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ"

(الرحمٰن: ۳۰)

اللہ تعالیٰ کا تو ہر رنگ ہی نرالا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تو ہم گن نہیں سکتے بے شمار زاویوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور بے شمار طریقوں سے اس کی رحمتیں نازل ہوں گی اور وہ تمہارے لئے بیشمار خوشیوں کے سامان پیدا کرتی جائیں گی اور اس سے یہ دعویٰ ثابت ہوگا کہ

انہ لقول فصل

صحیح محنت اور اسکے نتائج

اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ہم تمہیں جو کہتے ہیں کہ محنت کروگے۔ جدوجہد کروگے (محنت کی طرف میں نے شروع میں افتتاحی تقریر میں بھی ایک رنگ میں توجہ دلائی تھی) تو تمہارا دل اس طرف بھی مائل ہو سکتا ہے۔ تمہاری توجہ اس طرف بھی پھر سکتی ہے کہ ساری محنتیں تو نتیجہ خیز نہیں ہوا کرتیں یعنی ساری محنتیں اور کوششیں ایسی نہیں ہوتیں کہ ان کے نتیجہ میں تسلی ملے۔ سکون ہو، کامیابی ہو، رحمتوں کے سامان پیدا ہوں، نور کی وسعتیں پیدا ہوں۔ بشاشت قلب پیدا ہو۔ چہرے پر مسکراہٹیں ہوں۔ غموں سے نجات ملے۔ پس ساری محنتیں تو کامیاب نہیں ہوتیں عاملۃ ناصبۃ بھی تو ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ کوشش کرتے ہیں مگر نتیجہ کوئی نہیں نکلتا۔ چنانچہ بے نتیجہ کوشش کا اثر یہ ہوتا ہے کہ چہرے پر سیاہی آ جاتی ہے۔ بد دلی کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ آدمی کی تیوڑیاں چڑھی ہوتی ہیں۔ وہ بڑا پریشان ہوتا ہے۔ کبھی آپ نے بے نتیجہ کوشش والا ناکام انسان دیکھا ہے؟ میں نے تو بہت دیکھے ہیں۔ میں تو آدمی کا چہرہ دیکھ کر ہی پہچان جایا کرتا ہوں کہ وہ کہیں سے ناکام ہو کر آیا ہے لیکن جو کامیاب ہو جاتا ہے اس کے چہرے سے پتہ لگ جاتا ہے۔ میں ایک موٹی مثال لیتا ہوں دسویں جماعت کا بچہ پاس ہوتا ہے۔ کوئی تھرڈ ڈویژن میں کوئی سیکنڈ ڈویژن میں اور کوئی فرسٹ ڈویژن میں۔ جس وقت وہ نتیجہ سن کر اپنے گھر میں آتا ہے اس وقت اسے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ میں پاس ہو گیا ہوں اس کے چہرے کے آثار بتاتے ہیں کہ وہ پاس ہو گیا ہے۔ اس کے جسم میں سے، اس کی روح میں سے خوشی کی شعاعیں نکل رہی ہوتی ہیں۔ پس جو دسویں میں پاس ہو جاتا ہے اس کے چہرے کے آثار ایسے ہوتے ہیں تو وہ آدمی جو خدا تعالیٰ کے امتحان میں پاس ہو کر خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرتا ہے اس کے جسم اور روح میں سے جو نور نکل رہا ہوگا۔ اس کی شعاعوں کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔

لیکن ایسے لوگ بھی ہیں جو "عاملۃ ناصبۃ" کے گروہ میں ہیں۔ وہ جو بھی عمل کرتے ہیں اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اُن کے چہروں پر وہی بد دلی، وہی پریشانی اور وہی گھبراہٹ کے آثار اور وہی نیند کے اڑے رہنے کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ مثلاً ایٹم بم ایجاد کر دیا دنیا کہتی ہے یہ بڑا کارنامہ ہے۔ مگر جن قوموں نے ایٹم بم ایجاد کیا ہے ان کو اپنی ہلاکت کا اتنا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ ایٹم بم کی ان کو کیا خوشی ہے۔ ان کو تو اب یہ فکر لاحق ہے کہ کہیں ایک دوسرے پر اس کا استعمال ہو گیا تو یہ انہیں تباہی کے گڑھے میں پھینک دے گا۔

محنت اور بشاشت کا احساس

پس دنیا کی وہ ساری کوششیں جو دعاؤں کے حصار کے اندر نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے حصار کے اندر نہیں ہیں، ان کا نتیجہ خوشی نہیں ہے۔ آدمی منہ سے جو مرضی کہہ لے لیکن ان قوموں کے چہروں پر ہمیں فکر کے آثار نظر آ رہے ہیں حالانکہ ان کے چہروں پر خوشی اور بشاشت کا یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے۔ اور ہمیں وہ کچھ مل گیا ہے جس کی ہمارے ذہن بھی امید نہیں کر سکتے تھے اور جہاں تک ہمارا خیال بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

غرض عاملۃ ناصبۃ بھی ہیں یعنی ایسے محنت کرنے والے لوگ جن کی محنت کا نتیجہ نہیں نکلتا۔ وہ نتیجہ جو وہ اپنے لئے نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ نتیجہ جو بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہو۔ وہ نتیجہ جو انسان کی بشاشت کے سامان پیدا کرنے والا ہو اور اس کی خوشی کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔ لوگوں کی بے فکری کے سامان پیدا کرنے والا ہو، ان کے سکون کے سامان پیدا کرنے والا ہو وہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ لیکن قرآن کریم نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے فعل و عمل اور دوسرے ذرائع (مثلاً طباعت ہے) سے اشاعت قرآن کروگے تو تمہاری اس کوشش کا نتیجہ ضرور نکلے گا اور وہ بڑا شاندار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ
لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِيْ
جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَّا تَسْمَعُ
فِيْهَا لَاغِيَةً ۝

(الغاشیۃ: ۹ تا ۱۲)

کہ اسلام کی اشاعت کی جدوجہد کو اللہ تعالیٰ کامیاب کرے گا اور بڑی ہی کامیابی دے گا

ذہین بچوں کی صحیح نشوونما اور کامیابی

کامیابی تھوڑی بھی ہوتی ہے اور بڑی بھی ہوتی ہے۔ ایک شخص بی اے یا ایم اے میں پاس ہوتا ہے۔ یہ ایک شخص کی کامیابی ہے۔ ایک قوم کے جتنے ذہین بچے ہیں (جو دراصل اللہ تعالیٰ کی دین ہے) اور جو ایم اے تک پہنچ سکتے ہیں اگر وہ سب کامیاب ہو جائیں تو یہ قوم کی خوشی کا دن ہے۔ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے بہت سے ذہن ضائع کر دیئے جاتے ہیں اور یہ بات خدا تعالیٰ کو پیاری نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک اچھا ذہن دیا ہے تو اس کا شکر کرنا چاہیئے۔ بہرحال اگر کوئی ایسی قوم ہو کہ اگر اس کے سارے ذہین بچے اپنی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کر سکیں تو یہ اس قوم کے لئے بڑی خوشی کا دن ہے۔

ایک دفعہ ہمارے ایک مشہور سائنٹسٹ جو ایک بڑے عہدے پر فائز ہیں انہوں نے مضمون بھی لکھا اور مجھ سے زبانی بھی بات کی (یہ کئی سال پہلے کی بات ہے) کہ بڑا فکر رہتا ہے۔ اس وقت ملک میں صرف پانچ ہزار سائنسدان ہیں اور ہمیں ان کی بڑی ضرورت ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم نے پچاس ہزار سائنسی ذہن ضائع کر دیئے اور آج تم روتے ہو کہ ہمارے پاس سائنسدان نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو تمہیں نہیں چھوڑا تھا لیکن تم نے خدا کو اور اس کی نعمتوں کو چھوڑ دیا اور اب تم اس کا نتیجہ بھگت رہے ہو۔ (باقی)

درخواست دعا برادرم مکرم ضیاء الحق صاحب ان سنٹرل بورڈ آف ریونیو اسلام آباد کے بڑے صاحبزادے لیفٹیننٹ اولیس طارق جو جنگ کے دوران کھیمکرن محاذ پر تھے ابھی تک ان کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے عزیزی اور دیگر احباب کی سلامتی اور بخیریت واپسی کیلئے درخواست دعا ہے۔

محمد عمر منیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوگجاکرتا (انڈونیشیا) میں عید الفطر کی تقریب

ایک دیندار علمی وجود کی جماعت میں شمولیت

(محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ جوگجاکرتا انڈونیشیا)

عید الفطر کی تقریب اسلامی ممالک میں ایک ایسی تقریب ہے جو ہر جگہ ہی نہایت وسعت اور ملکی روایات کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ یہی کیفیت کچھ انڈونیشیا میں بھی ہے

جوگجاکرتا وسطی جاوا کا اہم ترین شہر ہے جسے ایک لحاظ سے سارے انڈونیشیا کا تعلیمی اور ثقافتی مرکز گردانا جاتا ہے طلبہ کی کثرت کی وجہ سے اس شہر کی عام زندگی میں ایک چمک سی ہے۔ ملک کے قریباً تمام حصوں سے طلباء یہاں آتے ہیں اسلئے یہ مقام ایک مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔

انڈونیشیا میں ہماری جماعت بفضلہ وسعت کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے۔ ساٹھ کے قریب جماعتیں ملک کے مختلف حصوں میں قائم ہیں۔ جن کا مرکز جاکرتا ہے۔ جماعت کی تعداد زیادہ تر مغربی جاوا میں ہے۔ جوگجاکرتا میں ہماری جماعت بہت مختصر ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایکٹو ہے اس دفعہ احباب نے رمضان المبارک کے مقدس مہینہ سے حتی المقدور فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ نوافل (تراویح) میں باقاعدگی سے آتے رہے۔ اور روزانہ درس قرآن سے فائدہ اٹھاتے رہے پہلی کا یہ احساس بفضلہ سارا مہینہ قائم رہا۔ ایک دوست کو اعتکاف کی اور احباب کو باجماعت تہجد ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اس بیداری میں جماعت کی مستورات برابر کی شریک رہیں۔ فالحمد للہ۔

ایک علم دوست وجود کی جماعت میں شمولیت

اس دفعہ عید کے موقعہ پر ہماری خوشی اس لحاظ سے دوبالا ہوگئی کہ یہاں کے ایک قابل قدر علمی فرد جو عربی النسل ہیں اور یہاں کے مشہور مذہبی ادارہ میں میں ادب فیکلٹی کے لیکچرار ہیں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے فالحمد للہ علی ذالک موصوف ایک عرصہ سے تحقیق حق میں مصروف تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد عربی کتب انہوں نے مطالعہ کیں اور کوئی ایک سال سے ہماری مجالس میں اور تقاریب میں باقاعدگی سے شریک ہوتے رہے۔ متعدد مرتبہ انہوں نے ہمارے پلیٹ فارم سے تقاریر کیں۔ اس رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو حق کی قبولیت کے لئے کھول دیا۔ موصوف کا نام علی ابوبکر باسلامہ ہے۔ دیندار نیک اور سعید طبیعت کے مالک ہیں۔ مذکورہ ادارہ میں لیکچرار ہونے کے علاوہ موصوف مسجد شہداء کے مذہبی ادارہ میں بھی دعوئی اسلام کے موضوع پر لیکچر دیتے ہیں اور بسا اوقات ریڈیو کے مذہبی پروگرام میں بھی بولنے کا موقعہ انہیں ملتا ہے۔

اصل ہدایت خدا تعالیٰ کی توفیق سے ہی ہے

کوئی دو ماہ کا عرصہ ہوا۔ محترم علی ابوبکر باسلامہ صاحب نے ہماری مسجد میں تقریب معراج کے موقعہ پر تقریر کی۔ ان دنوں وہ تحقیق حق میں پورے انہماک کے ساتھ مصروف تھے۔ اور اندر ہی اندر ایک کشمکش کی صورت سے دوچار تھے اس وقت انہوں نے بڑے جوش سے اپنی اندرونی کیفیت کا کچھ اس رنگ میں اظہار کیا جس سے ہمیں کچھ مایوسی سی پیدا ہوئی کہ واللہ اعلم اس اظہار سے ان کا مقصد کیا ہے بہت ممکن ہے کسی دوست نے ان سے واضح رنگ میں کوئی سوال اُن کے اعتقادات کے بارہ میں ہی کیا ہو جس پر انہوں نے بڑے جوش سے فرمایا کہ میں اپنے خیالات کے اظہار اور اعتقادات کے بارہ میں بالکل آزاد ہوں۔ اور اس پر کوئی طاقت دباؤ نہیں ڈال سکتی۔ میں نے ان کے اظہار سے کچھ یہی تاڑ لیا کہ اب مزید اس بارہ میں انہیں پوچھا نہ جائے مگر اسی واقعہ سے مجھے دعا کی طرف خاص توجہ پیدا ہوئی چنانچہ دوستوں کو بھی دعا کی تحریک کی اور خاص طور پر حضور اقدس کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھا۔

حضور اقدس کی دعا کا اثر

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس کی دعا میں جو اثر رکھا ہے وہ محتاج بیان نہیں اور نہ وہ احباب جماعت سے مخفی ہے۔ میری اپنی طبیعت اس سے نہایت گہرے طور پر متاثر ہے بلکہ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر جو اس عاجز کو حضور اقدس کے قرب میں کچھ وقت بطور پرائیویٹ سیکرٹری کام کرنے کا موقعہ ملا۔ کہہ سکتا ہوں کہ حضور اقدس کی مبارک زبان سے بعض کلمات عمومی رنگ میں بھی جو نکلے اللہ تعالیٰ نے انہیں پورا کر دیا۔

حضور اقدس کی دعا کا اثر یہاں بھی نمایاں نظر آ رہا ہے مکرم علی ابوبکر صاحب کی بیعت رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوئی ان کی بیعت سے کوئی ہفتہ عشرہ ہی پہلے ایک اندرونی تحریک کے ماتحت خاکسار نے حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا اور اس کے متعلق ان کو بھی بتا دیا۔ آپ بھی ان دنوں خاص طور پر دعا کریں چنانچہ کچھ اثر تو دعائیہ خط کی ترسیل کے بعد ہی ظاہر ہونا شروع ہوگیا اور ان کے اندر بھی ان دنوں ایک عظیم کشمکش سی پیدا ہوئی جسے پھر وہ زیادہ دیر تک دبا نہ سکے۔ چنانچہ اس بات کا اظہار خود انہوں نے بیعت کے بعد کیا۔ کہ بیعت کے کچھ روز قبل وہ سخت مضطرب حالت میں رہے ہیں انہوں نے کہا کہ بس یوں معلوم ہوتا تھا کہ اگر انہوں نے بیعت کا جلد فیصلہ نہ کیا تو یہ اضطرابی کیفیت انہیں بالکل توڑ کر رکھ دے گی چنانچہ ایک رات نماز تراویح کے بعد وہ بجائے سیدھا گھر تشریف لے جانے کے مشن میں از خود ہی آگئے میں جب مسجد سے نکلا تو وہ ایک دوست کے ساتھ کھڑے باتیں کر رہے تھے مجھے ان کا اس طرح بے تکلفی سے اندر آ جانا بہت بھلا معلوم ہوا۔ اس وقت میرے دل میں قرآن کریم کی آیت

الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ

آئی کہ میں نے ان سے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ آپ بے تکلفی کے ساتھ اپنے گھر کی طرح یہاں موجود ہیں۔ مگر ہماری پوری تسلی اس وقت تک نہیں جب تک کہ آپ مکمل طور پر ہمارے اندر شامل نہ ہو جائیں اس پر انہوں نے بے ساختہ کہا کہ میں بیعت کرنی چاہتا ہوں ان کے یہ الفاظ کچھ اس کیفیت اور جذبہ کے حامل تھے کہ ہم دونوں بے ساختہ اس وقت ایک دوسرے سے بغلگیر ہوگئے۔ ہم دونوں کی آنکھوں میں تشکر اور خوشی کے آنسو رواں تھے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ نماز جمعہ کے بعد دوسرے دن جب انہوں نے بیعت کی تو اس وقت احباب جماعت کی بھی کیفیت کچھ ایسی تھی اللہ تعالیٰ انہیں استقامت دے اور ان کے اس اقدام کو خود ان کے لئے اور جماعت کے لئے مفید بنا دے۔

محترم موصوف اسی ادارہ میں لیکچرار ہیں جہاں کے نائب ریکٹر آجکل انڈونیشیا کے وزیر مذاہب کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں یہ مذہبی ادارہ جو ایک طرح کی یونیورسٹی ہے اس کے ایک طالب علم نے کوئی دو ماہ ہوئے بیعت کی ہے اور ایک اور طالب علم بیعت کے لئے تیار ہیں یہ دونوں طالب علم سماٹرا کے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ کچھ عجیب اتفاق ہے کہ اصل جاوا یعنی وسطی جاوا کے لوگ ہماری جماعت میں بہت کم شامل ہوتے ہیں۔ عموماً باہر سے یہاں پڑھنے والے طلبہ اس نعمت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے ہی دنوں بنکا جزیرہ کے ایک طالبعلم نے بیعت کی اور اس سے قبل مادورا اور لومبوک کے بعض طلباء جماعت میں شامل ہوئے وہاں حال ہی میں ایک نوجوان انجنیئر نے بیعت کی ہے اور اسی سال ایک طالبعلم (لاء سٹوڈنٹ) نے بیعت کی ہے۔ یہ دونوں وسطی اور مشرقی جاوا سے تعلق رکھنے والے تھے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت دے۔

ایک پُرفضا پہاڑی مقام میں جماعت کا نفوذ

اس ضمن میں ایک اور خبر خوشکن ہے۔ کہ جوگجاکرتا کے مشرق میں کوئی پچاس کلومیٹر کے فاصلہ پر اونچے پہاڑی علاقہ میں ایک جگہ "تاونگ مانگو" ہے۔ جو نہایت عمدہ صحت افزا پہاڑی مقام ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے لئے تمہید ان پیدا ہوا ہے اور بہت سے بچے اور جوان احمدیت کی تعلیم کو اپنا رہے ہیں۔ اس جگہ صرف ایک احمدی گھرانہ ہے (آس پاس علاقہ میں کوئی جماعت نہیں) اس گھر میں دینی تعلیم کے لئے بچے اور طلبہ جمع ہونا شروع ہوئے ہیں جو شوق سے عبادات اور درس و تدریس میں شامل ہوتے ہیں اور ان کی دلچسپی دن بدن بڑھ رہی ہے میں ایک دفعہ رمضان سے قبل وہاں گیا تھا اور ایک دفعہ اب عید کے دوسرے روز وہاں گیا ہوں دونوں مواقع پر بعض بڑی عمر کے طلبہ نے بیعت کی اور باقاعدہ طور پر جماعت میں شامل ہوگئے۔ چھوٹی عمر کے متعدد طلبہ سے گو بیعت نہیں لی گئی۔ مگر وہ تمام مساعی میں بڑوں کے ساتھ شامل ہیں۔ ان سب میں دینی کا جذبہ ہے اور قربانی کا مادہ ہے اور احمدیت سے محبت ہے بعض بچوں کے ماں باپ عیسائی ہیں مگر وہ جرأت سے اس گروپ میں شامل ہیں۔ برادرم احمد سونترنو بڑے اخلاص اور محبت سے ان کی تربیت کر رہے ہیں ان بچوں کی تعداد اب چالیس تک پہنچ رہی ہے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت دے۔ آمین۔ ۲

۲ ان حالات کی بناء پر ہماری اس دفعہ کی عید دوہری خوشیوں کا موجب تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹی سی ابتداء کو آئندہ اچھے اور درخشن مستقبل کا پیش خیمہ بنا دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کی اہم ذمہ داری

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
"تم بھول جاؤ اس امر کو کہ کوئی اور شخص بھی ہے تم سمجھو کہ صرف تم پر ہی اس کام کی ذمہ داری عائد ہے کیونکہ وہ شخص ہرگز مومن نہیں ہو سکتا جو کہتا ہے کہ میری یہ ذمہ داری ہے اور فلاں کی وہ ذمہ داری ہے مومن وہ ہے جو سمجھتا ہے کہ صرف اور صرف میری ذمہ داری ہے۔"

ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر دوم کی تمام تر ذمہ داری انصار اللہ پر ڈالی ہے لہٰذا آپ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریک جدید کے دفتر دوم کی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے اپنی ذمہ داری کو کماحقہ پورا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خوشی کی تقاریب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں کئی مواقع خوشی کے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے مواقع پر ہماری جماعت کے مخلصین (مردوں۔ عورتوں اور بچوں) کو چاہیئے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسب ذیل ارشاد بابرکت کے پیش نظر اپنے ہر خوشی کے موقع پر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں ضرور حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے"
"اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے"

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ رشیم بی بی ناصرہ صاحبہ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد رمضان صاحب خادم فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم کی امانت ذاتی تحریک کھاتہ نمبر 147/ 185-44 میں مبلغ ۳۴۲/- روپے جمع ہیں۔ مذکورہ رقم مجھے دلائے جانے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔
میرے کسی رشتہ دار کو مذکورہ رقم مجھے ملنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا!

۱۔ مکرم جناب شیخ محمد خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹوپی سرحد تحریر فرماتے ہیں کہ "ہمارے ایک مخلص دوست صاحبزادہ عبد السلام صاحب کئی دن سے بیمار ہیں انہوں نے ایک صد روپیہ اشاعت اسلام اور دو صد روپیہ مساجد ممالک بیرون کے لئے دیا ہے۔ صاحبزادہ عبد السلام صاحب نے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کی ہے" قارئین دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مخلص دوست کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (قائم مقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۲۔ خاکسار کے لڑکے عزیز عبد الحی عمر دو سال اور بھتیجے عبد القیوم عمر چار سال بعارضہ کالی کھانسی بیمار ہیں احباب سے انکی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (چوہدری عبد الحمید جاوید۔ تلہار)

۳۔ خاکسار بعارضہ قلب بیمار رہا ہے نیز میرے چھوٹے بھائی صوبیدار میجر معظم علی خان جو مشرقی پاکستان میں خدمات بجا لا رہے تھے ان کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں ملا احباب کرام میری شفایابی اور میرے بھائی کی بخیریت واپسی کے لئے دعا فرما دیں (ایچ نور علی خان ۵۵ نیلمنگ روڈ۔ لاہور)

بچوں کے لئے قابلِ تقلید نمونہ

عزیز محمد سلیمان صاحب ابن مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر محلہ دار العلوم غربی ربوہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے وقت "آپ کا پیارا گلہ" جس میں انہوں نے اپنے والدین سے وقتاً فوقتاً لے کر کچھ نقدی اکٹھی کی تھی حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اسے وقف جدید میں دے دیا جائے۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مذکورہ گلہ دفتر وقف جدید میں موصول ہوا اس میں سے مبلغ ۱۲/۵ روپے کی رقم برآمد ہوئی۔ جو عزیز موصوف کی طرف سے بطور چندہ اطفال وقف جدید داخل خزانہ کرا دی گئی۔ یاد رہے کہ ایک مرتبہ پہلے بھی اس بچہ نے اسی قسم کا مخلصانہ مظاہرہ کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ عزیز کی اس قربانی کو قبول فرمائے انہیں اور ان کے والدین کو عظیم الشان دینی و دنیوی برکات سے نوازے اور جماعت کے باقی بچوں اور ان کے والدین کو بھی اس نیک نمونہ کی تقلید کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

اعلان برائے دعا

عید الاضحیہ پر قربانی کے جانور دار الضیافت میں دینے کے لئے مندرجہ ذیل دوستوں نے رقوم صیغہ ہذا کو بھجوائی تھیں جن سے قربانیاں کی گئیں۔
احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان سب دوستوں کے لئے دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور دنیا و آخرت میں انہیں بہترین جزا عطا فرمائے آمین

۱	مکرم ڈاکٹر ایس اے صوفی صاحب	سرگودھا	۸۵/۰۰	روپے
۲	" کیپٹن عبد الواحد صاحب	لاہور	۸۰/۰۰	روپے
۳	" عزیز حسن خان صاحب	خانپور	۱۰۰/۰۰	روپے
۴	" چوہدری عبد الوہاب صاحب	کراچی	۹۰/۰۰	روپے
۵	" محمد نعیم صاحب	کراچی	۹۰/۰۰	روپے
۶	" ایم ایس جنجوعہ صاحب	لاہور	۱۰۰/۰۰	روپے
۷	" مرزا منور احمد صاحب	ربوہ معہ گھر کے	۴۵/۰۰	روپے
۸	" مرزا فتح دین صاحب	ربوہ "	۴۵/۰۰	روپے
۹	" مرزا انور احمد صاحب	ربوہ "	۴۵/۰۰	روپے
۱۰	مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ	بہاول	۲۵/۰۰	روپے
۱۱	مکرم عبد الرحمٰن صاحب	کوئٹہ	۸۵/۰۰	روپے

(افسر دار الضیافت)

ضروری اعلان

خریداران الفضل کے پتہ جات کی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں جن احباب نے اپنے پتہ میں تبدیلی یا کوئی درستی وغیرہ کروانی ہو وہ اپنے صحیح پتہ سے اطلاع دیں۔ نیز پتہ صاف ستھرا تحریر ہو تا کہ تعمیل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آوے۔
نوٹ: پتہ تحریر کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں جو کہ آپ کے پتہ کی چٹ کے اوپر درج ہوتا ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

گمشدہ چابیاں

چابیاں (غالباً کسی سیف یا لاکرز کی ہیں۔ عبد الکریم حلوائی گولبازار ربوہ کی دکان کے سامنے سے ملی ہیں۔ جس دوست کی ہوں نشانی بتا کر لے لیں۔

(رفیق الدین ابن کیپٹن نواب دین صاحب وکالت تبشیر ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوانوں کی اِصلاح اور تربیّت قومی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے

رسُول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ابتدائی ایمان لانے والے زیادہ تر نوجوان ہی تھے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"کسی قوم کے نوجوانوں کی درستی ہی اصل کام ہوا کرتا ہے اور یہی کام ہے جو قوموں کی ترقی کے راستہ میں ممد اور معاون ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ابتدائے زمانہ میں ایمان لانے والے زیادہ تر نوجوان ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نہیں چاہتا کہ بوڑھے بوڑھے اس کے سلسلہ میں شامل ہوں اور چند روزہ خدمت کر کے وہ وفات پا جائیں اور سلسلہ کی تعلیم کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے والے کوئی نہ رہیں۔ پس وہ بوڑھوں کی بجائے زیادہ تر نوجوانوں کو اپنے سلسلہ میں شامل کرتا اور نوجوانوں کی جماعت کو ہی نبی کی تربیت میں رکھ کر درست کرتا ہے۔ تا کہ وہ نبی کی وفات کے بعد ایک لمبے عرصہ تک اس کے لائے ہوئے نور کو دنیا میں پھیلا سکیں۔ اور اس کی تعلیم کی اشاعت اور ترویج میں حصہ لے سکیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مبعوث ہوئے تو آپ کے مقرب ترین صحابہ قریباً سارے ہی ایسے تھے جو عمر میں آپؐ سے چھوٹے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ آپؐ سے اڑھائی سال عمر میں چھوٹے تھے۔ حضرت عمرؓ آپؐ سے ساڑھے آٹھ سال عمر میں چھوٹے تھے اور حضرت علیؓ آپؐ سے ۲۹ سال عمر میں چھوٹے تھے اسیطرح حضرت عثمانؓ۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی ۲۰ سال سے لے کر ۲۵ سال تک آپؐ سے عمر میں چھوٹے تھے۔ یہ نوجوانوں کی جماعت تھی جو آپ پر ایمان لائی اور اس جوانی کے ایمان کی وجہ سے ہی مسلمانوں کی جماعت کو یہ فائدہ پہنچا کہ چونکہ یہ ایک لمبے عرصہ تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں رہے تھے اور پھر ان کی عمریں چھوٹی تھیں اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد بھی یہ لوگ ایک عرصہ دراز تک لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعویٰ نبوت کے بعد ۲۳ سال کے قریب زندہ رہے ہیں۔ اب اگر ساٹھ سالہ بوڑھے ہی آپؐ پر ایمان لاتے اور نوجوان طبقہ اس میں شامل نہ ہوتا تو نتیجہ یہ ہوتا کہ ان میں سے اکثر مکہ میں ہی وفات پا جاتے اور مدینہ کے لوگوں کے لئے نئے ٹریننگ شروع کرنی پڑتی کیونکہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ پہنچتے۔ تو پہلی تمام جماعت ختم ہو چکی ہوتی اور آپ کو ضرورت محسوس ہوتی کہ ایک اور جماعت تیار کریں۔ جو اسلام کی باتوں کو سمجھے اور آپؐ کے نمونہ کو دیکھ کر وہی نمونہ دوسروں کو اختیار کرنے کی تلقین کرے۔ اگر ایسا ہوتا تو اسلام کے لئے کس قدر مشکلات ہوتیں مگر اللہ تعالےٰ نے ایسا نہیں ہونے دیا اس لئے ایسا انتظام فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مکہ سے مدینہ تشریف لے گئے تو بجائے کسی نئی جماعت کی ٹریننگ کے وہی نوجوان جو مکہ میں آپ پر ایمان لائے تھے اس قابل ہو چکے تھے کہ فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لیں۔ چنانچہ گیارہ سال کا علیؓ مدینہ پہنچتے وقت چوبیس سال کا جوان تھا۔ اور ۱۷ سال کا زبیرؓ مدینہ جاتے وقت تیس سال کا جوان تھا۔ یہی حال باقی نوجوان صحابہؓ کا بھی تھا کوئی ان میں سے تیس سال کا تھا کوئی ۳۴ سال کا تھا۔ اور کوئی ۳۵ سال کا تھا۔"

(الفضل ۷ر اپریل ۱۹۳۹ء)

درخواست دعا

والد محترم کی آنکھ کا موتیا کا اپریشن لاہور میں گنگا رام ہسپتال میں ہوا ہے۔ بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ والد محترم کی صحت کاملہ و عاجلہ اور طویل زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔ (نعیمہ سلیمی جامعہ نصرت ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۴ر فروری۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے لاہور سے راولپنڈی جاتے ہوئے ہوائی اڈے پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ میں جلد ہی بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی اور شیخ مجیب الرحمٰن سے ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس سلسلہ میں منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا مارشل لاء توقع سے بہت پہلے اٹھا لیا جائے گا لیکن اس کے لئے کسی قطعی تاریخ کا اعلان نہیں کیا جا سکتا۔

ماسکو ۱۴ر فروری۔ ماسکو ریڈیو نے بتایا ہے کہ ایک مال بردار بحری جہاز زرعی اور صنعتی مشینری کا سامان لے کر پاکستان روانہ ہو گیا ہے۔ روس کا ایک بحری جہاز پاکستان سے روئی اور خام اون لے کر روس روانہ ہو گیا ہے ایک اور جہاز بھی عنقریب جوتے اور بعض دیگر سامان لے کر کراچی سے ماسکو روانہ ہونے والا ہے اس کے علاوہ افغانستان کے راستے خشکی کے ذریعے بھی روس کی پاکستان کے ساتھ تجارت جاری ہے

لاہور ۱۴ر فروری۔ اوقاف کے متعلق نئی پالیسی کا اعلان اگلے ماہ تک کر دیا جائے گا یہ امر صدر کے اوقاف کے مشیر کوثر نیازی نے بتایا ہے۔

نواب شاہ ۱۴ر فروری۔ صدر کے سیاسی امور کے مشیر غلام مصطفےٰ جتوئی نے بتایا ہے کہ حکومت عنقریب زرعی اصلاحات کا اعلان کرے گی اس میں ہاریوں کے ساتھ پورا انصاف کیا جائے گا

پیکنگ ۱۴ر فروری۔ پیکنگ ریڈیو نے اس امر پر امریکہ کی سخت مذمت کی ہے کہ وہ ہند چینی میں اپنی فوجی قوت میں اضافہ کر کے وہاں پر جنگ کو پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔

نیویارک ۱۴ر فروری۔ نیویارک ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ صدر بھٹو امریکہ کے ساتھ دفاعی معاہدے کو پھر سے زندہ کرنے کی خواہش رکھتے ہیں تا کہ حالیہ جنگ میں پاکستان کو جو نقصان ہوا ہے اس کی تلافی کی جا سکے صدر بھٹو نے جنگ کے دوران امریکہ کے رویہ کی تعریف کی ہے۔

تقریب رخصتانہ

ربوہ۔ ۱۲ر ماہ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۲ر فروری ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب صدر شعبہ طبیعات تعلیم الاسلام کالج کی صاحبزادی عزیزہ عائشہ نصرت جہاں سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم رائے عنایت اللہ صاحب ایم اے سینیئر لیکچرار اسلام آباد یونیورسٹی ابن محترم رائے غلام محمد صاحب منگلہ آف چک منگلہ ضلع سرگودھا کے ہمراہ تین سال قبل پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد کے علاوہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب امیر مقامی نے بھی شرکت فرمائی علاوہ ازیں محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ناظر تعلیم المحترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج اور کالج کے جملہ ممبران اسٹاف بھی شریک ہوئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) سابق ناظر تعلیم و پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے بھی اس موقع پر از راہ شفقت لاہور سے ربوہ تشریف لا کر تقریب میں شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم محمد اسلم صاحب صابر لیکچرار تعلیم الاسلام کالج نے کی بعدہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب امیر مقامی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل سے دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللھم آمین۔

لاہور کے احباب

لاہور کے جو احباب اپنے بچوں کیلئے میٹرک و ایف ایس سی کی ٹیوشن کا خاطر خواہ انتظام کرانا چاہتے ہوں وہ خاکسار سے ملیں۔

مبارک احمد ایم۔ ایس سی

کمرہ نمبر ۲۵۔ ہوسٹل سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴